بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عسیٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم جنوری ۱۹۶۹ء جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ - ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۹ھش - ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۴۲

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۱۰ ذوالحجہ مطابق ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش (۱۷ فروری ۱۹۷۰ء) کو ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مقدس و بابرکت تقریب اسلامی شعار کے مطابق سادہ اور پُر وقار طریق پر منائی گئی۔ پہلے اہلِ ربوہ نے پونے نو بجے صبح مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی اور پھر خطبہ سننے اور دعا میں شریک ہونے کے بعد اپنے گھروں میں واپس جا کر سنتِ ابراہیمی کی اتباع میں حسبِ توفیق قربانی کے جانور ذبح کئے۔ نمازِ عید میں اہلِ ربوہ (جن میں مرد و زن اور بچے سب شامل تھے) کے علاوہ احمد نگر، سرگودھا لائلپور اور لاہور کے کثیر التعداد احباب نیز بعض دُور و دراز مقامات کے وہ احباب جو چند روز پیشتر ہی ربوہ آ گئے تھے شریک ہوئے۔ نہ صرف مسجد اور اس کا ملحقہ شرقی میدان ہی نمازیوں سے پُر تھا بلکہ کسی قدر دیر سے آنے والوں کو شارع مبارک کے گراسی پلاٹس میں ہی صفیں بنا کر نماز ادا کرنا پڑی۔

پونے نو بجے صبح تک جب مسجد مبارک، ملحقہ شرقی میدان اور شارع مبارک کے گراسی پلاٹس نمازیوں سے پُر ہو گئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قصرِ خلافت سے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے صحت کی کمزوری کے پیشِ نظر ایک مختصر لیکن بہت جامع اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا یہ عید جو قربانیوں کی عید کہلاتی ہے ہمیں ایک بنیادی سبق دیتی ہے۔ وہ سبق اسلام کی روح سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام کی رُوح یہ ہے کہ انسان اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے اور پوری بشاشت کے ساتھ اُس کی راہ میں قربانیاں پیش کر کے اُس کی رضا کا طالب ہو۔ بالفاظِ دیگر وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد کر کے نئی زندگی اپنے رب سے حاصل کرے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہوئے اپنے پر ایک قسم کی موت وارد کرنے اور پھر اپنے رب سے ایک نئی زندگی پانے کو محبتِ ذاتی بھی کہتے ہیں۔ محبتِ ذاتی میں انسان کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جاتا ہے۔ اسی محبتِ ذاتی کی ظاہری شکل کے طور پر حج مقرر کیا گیا ہے اور طواف ایک نشانی ہے اِس امر کی کہ اے ہمارے رب ہر وقت اور ہر حالت میں ہماری تیری طرف ہی توجہ ہے اور ہم ہمہ تن تیرے ہی ہیں اور تیرے سوا ہماری توجہ اور کسی طرف پھر ہی نہیں سکتی۔

حضور نے اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کو جسمانی قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اسی طرح اس نے اسے روحانی قوتیں اور استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ ان روحانی قوتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں یہ قوت رکھی ہے کہ وہ اپنے رب کا اقرار کر سکے۔ یوں تو ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی ہے اس کی حمد کر رہی ہے لیکن پوری بیداری اور کامل شعور کے ساتھ یہ اقرار کہ ہر چیز کا خالق خدا ہے اور وہی حمد کے لائق ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ پھر انسان کو غیر متناہی معارف کے حصول کی قوت دی گئی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو غیر محدود جزاء اسے نہ مل سکتی۔ تیسری روحانی قوت انسان کو یہ دی گئی ہے کہ وہ اپنے رب سے ذاتی محبت کر سکے یعنی اس کے حُسن کے جلوے اور احسان کی تجلیاں اِس طرح دیکھ سکے کہ اسے ہر چیز لاشئے محض نظر آنے لگے۔ اِن تین طاقتوں کے نتیجہ میں انسان اپنے رب کی ذات و صفات اور اس کی غیر محدود طاقتوں کا اعتراف کرتا اور ان کا اعلان کرتا ہے غیر متناہی معارف اسے ملتے ہیں اور اس میں اپنے رب کے ساتھ محبتِ ذاتی پیدا ہوتی ہے اور اسے قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ ایک چوتھی قوت جو انسان کو عطا کی گئی ہے وہ لذتِ وصال کی قوت ہے دوسری مخلوق چیزوں کو یہ قوت نہیں دی گئی۔ محبتِ ذاتی کے نتیجہ میں غیر متناہی لذت اور سرور کے دروازے انسان پر کھولے جاتے ہیں۔

انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی روحانی قوتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ آج کا دن

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن ابھی کچھ ضعف چل رہا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل صبح سے دل کی سخت تکلیف رہی۔ شام کو تکلیف اور زیادہ بڑھ گئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ضروری ادویہ استعمال کرائیں جس سے طبیعت قدرے بہتر ہو گئی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ مدظلہا فرماتی ہیں کہ منجھلی بھابی جان (حضرت سیدہ امِ مظفر احمد صاحبہؓ) کی وفات کے افسوس کے اور دیگر خطوط بہت جمع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بفضلہ تعالیٰ دعا سب کے لئے برابر کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

● لجنات اماء اللہ کی رپورٹ (اکتوبر ۱۹۶۸ء تا ستمبر ۱۹۶۹ء) تیار ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ اس میں آئندہ سال میں کام کرنے کی ہدایات بھی درج ہیں۔ صحیح طور پر کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس رپورٹ کا مطالعہ کیا جائے۔ قیمت برائے نام ایک روپیہ ہے۔ ہر لجنہ کی ممبر کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تمام لجنات ہفتہ قرآن مجید منائیں

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ مرکزیہ)

(یکم امان تا سلت امان (یکم مارچ تا سات مارچ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ تمام لجنات کی عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ میں اس ہفتہ دوران جلسے کر کے بہنوں میں قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت پر زور دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اس سلسلہ میں سنائے جائیں اور ایسی تجاویز اختیار کی جائیں جن سے ہر شہر قصبہ یا گاؤں کی لجنہ میں قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اس ہفتہ کے گزرنے کے بعد ہر لجنہ اپنے کام کی تفصیلی رپورٹ بھجوائے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی ہدایات مکرمی محترمی جناب مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی طرف سے بھی شائع ہو چکی ہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خدائے بزرگ و برتر کے الہام اور اُسکے کلام کا مکمل متن

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء کے

الہامی الفاظ

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مُبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو اکلمہ اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا۔ کہ

"تیرا گھر برکت سے بھریگا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دونگا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کریگا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کرینگے۔ تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کریگا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا۔ اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کریگا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیگا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کیساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ مَیں تجھے اٹھاؤنگا اور اپنی طرف بلاؤنگا تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھیگا۔ اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنیکے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اللہ کی راہ میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا روز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کریگا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

اطفال الاحمدیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

آپ کی موجودہ عمر حافظہ کی عمر ہے۔ آپ کو اس عمر سے پورا پورا کام لینا چاہیئے

آپ کے لئے بعض بنیادی مضامین اور بنیادی حقیقتوں کو ابھی سے اپنے حافظہ میں محفوظ کر لینا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۸ فتاح ۱۳۴۸ ہش (۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء) کو جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے (مرتبہ خاکسار یوسف سلیم ایم۔اے شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے پہلے سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے متعلق جو ہدایت دی گئی تھی۔ اس کے متعلق اطفال سے دریافت فرمایا کہ کس کو اس ہدایت کا علم ہوا ہے اور کس کو ابھی تک علم نہیں ہوا۔ اس جائزہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:

میں نے اس سے ایک عام اندازہ یہ لگایا ہے کہ

باہر سے آنے والے بچوں کی اکثریت

ایسی ہے جن کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ میں نے حال ہی میں جو ہدایت دی تھی وہ کیا تھی۔ لیکن ربوہ میں رہنے والے اطفال میں سے بھی بعض ایسے ہیں جنہیں اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہوا ہے۔ میں نے یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ ساری جماعت چھوٹے بھی اور بڑے بھی سورۃ بقرہ کی پہلی آیات زبانی یاد کر لیں۔ اب آپ نے میرے منہ سے بھی یہ ہدایت سن لی ہے۔ دسمبر کی ۲۶، ۲۷ کو جب ہمارا جلسہ سالانہ ہوگا اس وقت تک آپ سب ان آیات کو حفظ کریں اور جو اطفال باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ واپس جا کر تمام دوسرے اطفال کو بھی یہ بتا دیں کہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنی ہیں۔ آپ خود بھی ان کو شوق سے یاد کریں اور دوسروں میں بھی یاد کرنے کا شوق پیدا کریں۔ آپ تو خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

اس اجتماع میں شرکت کا موقعہ

عطا کیا ہے۔ باقی دوسرے بچے اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اس اجتماع میں شامل نہیں ہو سکے اور اس اجتماع کی برکتوں سے محروم رہے ہیں۔ اور میری اس ہدایت کو نہیں سن سکے۔ آپ ان کو جا کر بتائیں تا کہ وہ اس سے محروم نہ رہیں۔ اور دسمبر تک یہ سترہ آیات آپ سب کو یاد ہونی چاہئیں۔ آپ میں مختلف عمروں کے اطفال ہیں۔ بعض تو بہت چھوٹی عمر کے ہیں۔ بعض درمیانی عمر کے ہیں لیکن جو بڑے ہیں ان کو تو ان آیات کا ترجمہ بھی سیکھ لینا چاہیئے۔ البتہ چھوٹے بچے ان آیات کو صرف حفظ کر لیں۔ کیونکہ اس عمر کے لحاظ سے حفظ کرنا بڑا آسان ہوتا ہے۔

دراصل سات سال سے پندرہ سال کی عمر کا عرصہ حافظہ کی عمر ہے۔ اس عمر میں بچوں کے ذہنوں پر حافظہ حکومت کرتا ہے۔ پھر جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک اور اچھا حاکم انہیں عطا کرتا ہے۔ اور یہ ذہن اور فراست کی حکومت ہوتی ہے۔ اس وقت ذہن اور فراست حاکم بنتا ہے یعنی سوچنا اور استدلال کرنا یا اس کو سمجھنا اور پھر اس سے فائدہ اٹھانا وغیرہ

ایک اور ضروری بات جس کی طرف بھی فوری توجہ کرنی ہے۔ اور یہی اس وقت آپ

اطفال کے لئے میرا پیغام

یا میری ہدایت ہے کہ دنیا میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں عام طور پر بڑے قیمتی پتھر ہیرے جواہرات پائے جاتے ہیں۔ افریقہ میں بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں بعض خاندان تو اپنے بچوں کو بتا دیتے ہیں کہ یہ قیمتی پتھر ہیں یہ عام پتھر نہیں۔ لیکن بہت سے والدین یا گارڈین اس سے غفلت برتتے رہتے ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کی اس رنگ میں تربیت نہیں کرتے۔ اور انہیں یہ نہیں بتاتے کہ یہ ہیرا ہے یہ زمرد ہے یہ یاقوت ہے یا یہ دوسری قسم کے قیمتی پتھر ہیں اور ان کی کوئی قیمت ہے اور ان کو سنبھال کر رکھنا ہے۔ ایسے بچے بعض دفعہ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں سے مٹی کو اکٹھا کرتے ہیں تو نیچے ہیرا پڑا ہوا ہوتا ہے۔ یا پتھروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے ساتھ کھیل رہے ہوتے ہیں۔ اور ان میں بعض دفعہ ہیرا بھی ہوتا ہے۔ لیکن انہیں اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ یہ میں آپ کو کہانی نہیں سنا رہا بلکہ واقعہ بتا رہا ہوں۔

دنیا میں اس قسم کے خطے ہیں

جہاں یہ پتھر بڑی کثرت سے ملتے ہیں اور وہاں بعض بچے ان پتھروں کی قدر و قیمت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ اس لحاظ سے جاہل ہوتے ہیں ان کو کچھ علم ہی نہیں ہوتا۔ کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ان پتھروں کی کیا قیمت ہے۔ یہ عام پتھر نہیں۔

دوسری مثال آپ کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں (اس اثنا میں ایک بچے کی حرکات کو دیکھ کر حضور نے فرمایا) ضمناً میں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ میری آنکھوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے شاید اس کا شکریہ مجھے خدام الاحمدیہ کو ادا کرنا ہے۔ کہ میرے سامنے جو مجمع ہو اس کی ہر حرکت میری نظر میں ہوتی ہے۔ اس واسطے کوئی کوئی بچہ یہ سمجھے کہ وہ میری نظر سے اوجھل ہے۔ سارا مجمع جس سے میں مخاطب

ہوتا ہوں وہ میری نظر میں ہوتا ہے اور یہ عمر چونکہ تربیت کی ہے اس واسطے مجھے بولنا پڑے گا۔ اور آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ شرمندہ ہوں اس لئے آپ توجہ سے سنیں۔ اور یہ مثال جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً دو چھوٹے کینوس کے تھیلے ہیں جو ہم نے بازار سے خریدے ہیں ان کی قیمت تین چار روپے ہے۔ ہم نے ایک تھیلے میں پتھروں کے ٹکڑے بھر لئے اور دوسرے تھیلے میں ہیرے اور جواہرات بھر لئے۔ اب ان میں سے ہیرے اور جواہرات سے بھرے ہوئے تھیلے کی قیمت بہت زیادہ ہے یا پتھروں سے بھرے ہوئے تھیلے کی؟ (سب بچوں نے جواباً عرض کیا جس تھیلے میں ہیرے اور جواہرات بھرے ہوئے ہیں)

ہمیں اللہ تعالےٰ نے ایک ایسا روحانی خزانہ دیا ہے۔ جس میں

روحانی ہیرے اور جواہرات

پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہیرا جو برصغیر پاک و ہند میں تھا اور جسے انگریز یہاں سے غصب کر کے لے گئے۔ یہ برصغیر اس کا اصل مالک ہے۔ بہر حال یہ دنیوی دولت تو بے وفا ہے۔ ایک گھر سے نکل کر دوسرے گھر میں چلی جاتی ہے پس وہ تھیلا زیادہ قیمتی ہے جس میں ہیرے جواہرات پڑے ہوں بہ نسبت اس تھیلے کے جس میں پتھر کے ٹکڑے ہوں بلکہ ان دونوں میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ ایک چند روپوں کا ہے۔ اور ایک وہ ہے کہ بادشاہوں کے خزانے خالی ہو جائیں تب بھی شاید ہی اس کی قیمت ادا ہو سکے۔ سنو کہ انسان کا ذہن بھی ایک تھیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح ہم تھیلے میں پتھر کے ٹکڑے یا ہیرے جواہرات بند کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ہم دماغ میں روحانی ہیرے اور جواہرات بھی بند کر سکتے ہیں۔

پس ایک دماغ وہ ہے جس کے اندر روحانی ہیرے اور جواہرات ہیں اور دوسرا دماغ وہ ہے جس میں روحانی طور پر چھوٹے چھوٹے بے قیمت پتھر بھرے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کونسا دماغ اچھا ہے (سب بچوں نے بیک زبان عرض کیا ہیروں اور جواہرات والا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی

تھی کہ آپ بڑی کثرت سے روحانی خزائن کو دنیا میں تقسیم کریں گے۔ یہ ہم میں سے بڑوں کو بھی ملے اور چھوٹوں کو بھی ملے ہیں لیکن چونکہ آپ کو ورثہ میں ملے ہیں اور آپ کے ماں باپ نے یہ غفلت برتی کہ آپ کو ان ہیروں اور جواہرات کی قدر و قیمت نہیں بتائی۔ اس لئے آپ عدم تربیت کی وجہ سے اپنے دماغ کے تھیلے بے قیمت پتھروں سے بھرتے رہتے ہیں۔ اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ آپ اپنے دماغوں کو بے بہا روحانی ہیروں اور بیش قیمت روحانی جواہرات سے بھریں۔ یہ ایک مقابلہ ہے جو عدم تربیت اور جد و جہد برائے تربیت میں کارفرما ہے۔ یعنی آپ کا ماحول یا آپ کے والدین کی غفلت آپ کو ایک طرف کھینچ رہی ہے۔ اور آپ کو

بے قیمت اور کم مایہ

بنانا چاہتی ہے۔ کہ آپ کا کوئی مول نہ ہو۔ جس طرح آوارہ کتوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ انسان جب سمجھتا ہے کہ کتے بہت ہو گئے ہیں تو بندوق کے ساتھ یا زہر دے کر ان کو مار دیتا ہے۔ آپ کا ماحول جس کی ایک حد تک ذمہ داری آپ کے والدین پر ہے آپ کو ایک ایسا ذہن بنانا چاہتا ہے جس کی اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں۔ اور ہماری یہ کوشش رہتی ہے کہ

آپ کے ذہن کا تھیلا

ان روحانی خزائن سے بھر جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خزانے سے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے صرف ہمارے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے لائے ہیں۔ اور جن کا سلسلہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ ہماری یہ کوشش جاری ہے۔ شیطانی وساوس ہمارے مقابلے میں ہیں اور ہمیں یہ یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم ہی جیتیں گے، اور آپ معصوم بچے ضائع نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے سامنے دو چیزیں رکھی ہیں۔ آپ کی یا تو ایک بندر کی قیمت (قرآن کریم میں بھی بندر کی مثال بیان ہوئی ہے) یا ایک انسان کی قیمت پڑے جس کے ذہن میں روحانی قیمتی جواہرات بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ویسے آپ کی جو عمر ہے یعنی

سات سے پندرہ سال کی عمر

یہ فراست کی یا ذہانت کی عمر نہیں ہے بلکہ حافظہ کی عمر ہے۔ اس وقت ہم آپ کے ذہن میں یہ روحانی ہیرے STOCK (سٹاک) کر سکتے ہیں۔ اس میں یہ روحانی جواہرات بھر سکتے ہیں۔ لیکن وہ پہچان جو ایک جوہری کو ہیرے کی ہوتی ہے۔ وہ آپ کو اس عمر میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک جوہری کے پاس مثلاً اگر کوئی بڑا سا پتھر یہ سمجھ کر لے جائے کہ اس کی بڑی قیمت ہے تو جوہری دیکھ کر کہتا ہے کہ اس کا حجم تو بڑا ہے مگر اس کے اندر ایک بال آیا ہوا ہے۔ اور یہ دراصل ہیروں کے دو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اگر یہ بال نہ ہوتا تو اس کی قیمت ایک لاکھ روپے ہوتی اور اب چونکہ اس کے اندر ایک بال آیا ہوا ہے اس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔ پس آپ اس وقت یہ فرق نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس وقت آپ کو اس کی سمجھ اور فراست عطا نہیں ہوئی۔ البتہ

ہم امید رکھتے ہیں۔

اور ہماری دعائیں ہیں اور کوششیں بھی جاری ہیں کہ آپ بڑے ہو کر ایک ماہر جوہری کی طرح ایک قیمتی ہیرے اور ایک ناقص ہیرے، یا ایک ہیرے اور ایک شیشے کے ٹکڑے میں فرق کر سکیں گے۔ یہ عمر آپ کی ایسی عمر نہیں ہے آپ کی اس عمر میں ہمارا یہ کام ہے کہ آپ کے ذہنوں کو روحانی خزائن میں سے قیمتی ہیرے منتخب کر کے ان سے بھر دیں۔ پھر جب آپ بڑے ہونگے تو پھر انشاء اللہ ان روحانی ہیروں اور جواہرات کی قدر و قیمت آپ پر خود بخود کھل جائے گی اور آپ ان سے فائدہ اٹھانے لگ جائیں گے

پس آج آپ کو میرا یہی پیغام ہے کہ آپ اپنے حافظہ سے کام لیتے ہوئے

قیمتی اور بنیادی دلائل

کو یاد کر لیں کیونکہ اس وقت آپ کی حافظہ کی عمر ہے۔ ذہانت اور فراست کی عمر نہیں ہے۔ ان قیمتی اور بنیادی دلائل (جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی خزائن کا ایک حصہ ہیں) میں سے نہایت ہی بیش قیمت ہیرا اللہ تعالےٰ کی معرفت ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسا بیش بہا ہیرا عطا ہوا ہے جس کے مقابلہ میں ہر چیز ریت کا

ایک ذرہ ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کی معرفت ہے۔ یہ ایک وسیع اور

بڑا باریک اور دقیق مضمون

ہے جسے سمجھنے کے لئے ذہانت اور فراست کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن آپ اس وقت اس مضمون کو پوری طرح سمجھنے کے قابل نہیں ہیں۔ لیکن پانچ۔ دس بیس سال کے بعد انشاء اللہ قابل ہو جائیں گے۔ اور آپ ایک ماہر جوہری کی طرح اس ہیرے کی قیمت کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ اس وقت آپ اس کو اپنے ذہن میں محفوظ کر سکتے ہیں تاکہ شیطان اس کو چرا کر نہ لے جائے اور آپ کے دل میں وسوسہ نہ پیدا کر سکے۔ اس لئے آپ کو

اللہ تعالےٰ اور اس کی صفات

کو ازبر کر لینا چاہیئے۔ آپ کے حافظہ کی تھیلی میں یہ سب سے زیادہ قیمتی جوہر نیز دیگر قیمتی ہیرے جواہرات جو ہیں۔ وہ محفوظ ہو جائیں۔ یہ سمجھنے سمجھانے کے لئے دنیوی مثال ہے ورنہ اس خزانے کی جو اصل اور روحانی قدر و قیمت ہے اس کے مقابلہ میں ساری دنیا کی مادی دولتیں ہیچ ہیں۔ مگر یہ خزانہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ملتا ہے جسے ملتا ہے۔ لیکن اس مضمون سے تعلق رکھنے والی ایسی چیز جو آپ کی اس عمر میں آپ کے حافظہ میں محفوظ ہو سکتی ہے۔ وہ محفوظ ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کے علم و عرفان حاصل کر لینے کے بعد حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو جاننا بھی ضروری ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے

آپؐ کے مقام کی قدر و قیمت

کو سمجھتے ہوئے حسب ضرورت مقدور بھر قربانیاں دیں۔ مگر بعد میں مسلمان اس حقیقت کو بھول گئے۔ اور مقامِ محمدیت کے بارے میں ایسی غلط باتیں اختراع کر لیں اور ایسی عجیب باتیں بنا لیں۔ جن سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ ہیرا تو بہت ہی زیادہ قیمتی تھا۔ لیکن انسان نے اس کے اوپر پیتل اور تانبے کے خول چڑھانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ ایک وقت میں جا کر اس کی وہ شان نظر نہیں آتی تھی جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اور آپ نے روحانی حربوں کے ساتھ یہ خول اتار پھینکے۔ اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی خوبصورت اور چمکتا ہوا ہیرا نکھر کر ہمارے سامنے آگیا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام آپ کے حافظہ کی تھیلی میں محفوظ ہونا چاہیئے۔ جس کا ایک پہلو یہ ہے کہ

آپؐ زندہ نبی ہیں

آپؐ کی روحانی برکات آپ کے پیچھے متبعین کو قیامت تک ملتی رہیں گی۔ لیکن جنہوں نے آپؐ کے مقام کو نہیں پہچانا وہ آپؐ کو ایک فوت شدہ نبی مانتے ہیں۔ آپؐ کی پیروی کے نتیجہ میں جو فیوض اور برکات ملتی ہیں۔ اور انسان اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا وارث بنتا ہے۔ ان کے نزدیک یہ ماضی کے زمانے کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ انعام حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور کہنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اب کسی مسلمان کو سچی خواب بھی نہیں آسکتی۔ یعنی ان کے ذہن میں بالکل اندھیرا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ ان کے ذہن میں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل مقام

محفوظ نہیں رہا ہے۔

پھر قرآن کریم ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے علوم اور نشانات کا ایسا خزانہ بھرا ہوا ہے کہ جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم میں سے جس کو اپنے فضل سے نوازتا ہے اس پر قرآن کریم کا ایک کے بعد دوسرا مضمون کھلتا چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایک لمحہ میں اللہ تعالےٰ ایک بڑا لطیف مضمون سکھا دیتا ہے۔ مگر اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا شاگرد بننا پڑتا ہے۔ بہرحال قرآن کریم واقعہ میں ایک عظیم کتاب ہے۔ پس

قرآن کریم کی عظمت

کے جو اصول ہیں جن سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ عظیم ہے وہ آپ کی اس عمر میں آپ کے حافظہ میں ہونے چاہئیں۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام کئے یا جو آپؐ کا مقام ہے وہ بھی ہمارے ذہن میں ہونا چاہیئے۔ یہ وہ بنیادی مضامین یا بنیادی اصول یا بنیادی حقیقتیں ہیں جن کا انتخاب کر کے اپنے حافظہ میں محفوظ کر لینا ضروری ہے۔ خواہ اس کی حقیقت پوری طرح واضح ہو سکی ہو یا نہ ہو سکی ہو۔ بہرحال ان خزائن کو آج آپ کے حافظہ کی تھیلی میں محفوظ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جس وقت آپ بڑے ہوں آپ کا فکر و تدبر ترقی کرے۔ اور ان باتوں کے سمجھنے کے قابل ہو۔ تو یہ نہ ہو کہ آپ کی ذہانت اور آپ کی فراست ان باتوں کے سمجھنے کے تو قابل ہو لیکن آپ کا حافظہ اس خواہش اور کوشش کا ساتھ نہ دے رہا ہو۔ اس لئے

آج میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں

کہ مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ دسمبر کے ختم ہونے سے قبل میرے مشورہ سے ان بنیادی علوم کا ایک متن تیار کرے۔ اور یہ زیادہ لمبا بھی نہ ہو۔ سترہ آیات تو آپ انشاء اللہ دسمبر تک یاد کر لیں گے۔ (اس پر سب بچوں نے لبیک کہتے ہوئے عرض کیا۔ حضور ہم انشاء اللہ ضرور یاد کر لیں گے) اس کے بعد پھر دسمبر تک متون کا ایک مختصر سا رسالہ تیار ہو جائیگا اور پھر آپ اسے بھی زبانی یاد کر لیں۔ مثلاً وفات مسیح کا مسئلہ ہے۔ ہم وفاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی وفات پا گئے ہیں۔ ہمارے ذہن میں اس کے متعلق کوئی الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن بعض ذہنوں میں غلط باتیں بھی ہوتی ہیں۔ ہم نے دوسرے کی چیز نہیں لینی۔ صرف مثبت پہلو کو لینا ہے۔ مثلاً

ہم وفاتِ مسیحؑ کے قائل ہیں

قرآن کریم کی ایک دو۔ تین چار۔ پانچ اور چھ آیات یا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات یا امت مسلمہ کے پہلے بزرگوں کے بعض اقوال ہیں قرآن کریم کی آیات تو ویسے بھی چھوٹی ہیں۔ ان میں علوم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں لیکن ان کے علاوہ جو اقتباس دیئے جائیں وہ ایک دو فقروں سے زیادہ کے نہ ہوں۔

کیونکہ ہم نے ان کو حفظ کروانا ہے اس طرح اگر دو یا اڑھائی صفحے ہر مضمون کے بنیادی دلائل پر مشتمل ہوں تو سارے پندرہ بیس صفحے ہوں گے اور اتنے مختصر رسالہ کا یاد کرنا کوئی مشکل نہیں ہے یہ متن اگلے سال تک (گو یہ عرصہ بڑا لمبا ہے لیکن) چونکہ اطفال مختلف عمروں کے ہیں اس لئے ان کو ازبر یاد کرنے کے لئے زیادہ عرصہ مقرر کیا گیا ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اگلے سال اس رسالہ کا امتحان لے اور اس میں پاس ہونے کے لئے

سو فی صدی نمبر لینے ضروری ہوں گے

چھوٹا سا رسالہ ہوگا اس کو صرف یاد کرنا ہے اس کی تفصیل یا تشریح نہیں کرنی مثلاً یہ سوال ہوگا کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جو مقام اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں تھا جس کا بیان قرآن کریم میں ہے اس کے متعلق دو آیات قرآنیہ لکھدو۔ اب وہ آپ کے اس مجوزہ متن میں موجود ہوں گی۔ وہاں تو شاید زیادہ ہوں گی۔ لیکن امتحان میں تو اتنا لمبا وقت نہیں ہوتا۔ صرف امتحان لینا مقصود ہوتا ہے جس طرح دیگ کا امتحان لینا مقصود ہو تو اس میں سے چند چاول چکھے جاتے ہیں۔ مگر آپ پاس تب ہوں گے کہ دو آیات بالکل صحیح لکھدیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کا اس عمر میں اپنے دائرۂ استعداد کے اندر حافظہ بڑے اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے یورپین اقوام نے اپنے بچوں کے متعلق ایک یہ نیا تجربہ کیا ہے کہ اس چھوٹی عمر میں حافظہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی وقت میں چھوٹے بچے کو جو کہ ابھی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل بھی نہیں ہوا ہوتا مثلاً دو اڑھائی سال کا ہوتا ہے اور اس نے اپنی توتلی زبان میں کچھ کچھ الفاظ بولنے شروع کئے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر دو یا تین یا چار زبانیں بیک وقت سکھانی شروع کردیں تو اس کے حافظہ پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا اردو، فارسی، انگریزی اور عربی بولنی شروع کردے گا۔ لیکن چونکہ گھر میں ایسا انتظام نہیں ہوتا وہ بے چارہ اپنی طاقت کے استعمال اور اس سے

فائدہ اٹھانے سے محروم

رہتا ہے۔

پس آپ کی یہ عمر حافظہ کی عمر ہے اس عمر میں حافظہ بڑا اچھا ہوتا ہے سوائے اس کے کہ بعض بچے پیدائشی لحاظ سے کند ذہن ہوتے ہیں یا بعد میں کسی بیماری کی وجہ سے اُن کا حافظہ متاثر ہوتا ہے لیکن یہ استثناء ہیں۔ عام طور پر بچے اس عمر میں بڑا اچھا حافظہ رکھتے ہیں۔ اس لئے بچوں کا اس طاقت اور استعداد کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے اور یہ متن میرے مشورہ کے ساتھ دسمبر کے آخر تک تیار ہو جانا چاہیئے اور اگلے سال تک آپ نے اس کو فر فر زبانی یاد کر لینا ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی ذات وصفات کے متعلق قرآنی آیات کو۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کے متعلق۔ قرآن کریم کی عظمت کے متعلق۔ اسلام کی حقانیت کے متعلق۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند ہونے کی حیثیت میں ہے۔ اس کے متعلق مختصر حوالے آپ کو زبانی یاد ہونے چاہئیں۔ آپ ان سے استدلال نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کوئی استدلال کریں۔ لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ آپ استدلال نہیں کر سکیں گے تو آج کے بچے کی بات کر رہا ہوں۔ آپ میں سے (اللہ تعالےٰ سب کو زندگی عطا کرے) ہر ایک جب بڑی عمر کو پہنچے گا تو اس کے ذہن میں آیات ہوں گی یا دوسری دلیلیں ہوں گی۔ کتاب دیکھنے کی اسے ضرورت نہیں ہوگی۔ ان سے وہ خود بخود بڑی آسانی سے استدلال کرنا سیکھ جائے گا۔ کیونکہ اس نے ایک وقت میں ایک چیز سیکھی ہے اللہ تعالےٰ کا منشاء بھی یہی ہے کہ ایک وقت صرف حافظہ کام کر رہا ہو اور دوسرے وقت میں حافظہ کے ساتھ ذہانت اور فراست بھی کام کر رہی ہو اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس قانون کے مطابق حافظہ کی اس عمر سے

پورا پورا کام لینا چاہیئے

(اس اثناء میں ایک بچہ پیچھے دیکھ رہا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ اے بچے! پیچھے کیا دیکھتے ہو۔ تمہارے پیچھے دیکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ویسے اصولاً بھی نہیں کیونکہ انسان کے سامنے دلچسپیاں ہیں۔ جو ماضی میں کھو جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ ہم نے مستقبل بنانا ہے، اپنا نہیں اسلام کا، اس واسطے ہماری نگاہ ہمیشہ آگے رہنی چاہیئے پیچھے نہیں جانی چاہیئے۔ پس یہ آج کا پروگرام ہے کہ آپ میں سے ہر احمدی بچہ (اور جو یہاں حاضر نہیں ہے وہ آپ کے ذریعہ یہ سُنکر اس متن کو جس کی تیاری کے لئے ابھی میں نے ہدایت دی ہے اگلے سال تک ضرور یاد کرے گا (اس کے بعد حضور نے اطفال سے اس کا عہد لیا تو تمام بچوں نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کے ارشاد پر بدل وجان لبیک کہا۔ پھر حضور نے فرمایا) اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب میں دعا کروا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور عمر دے اور صحت دے اور دولت دے اور عزت دے اور اپنا قرب عطا کرے۔ وہی جو سب عزتوں کا سرچشمہ ہے اور آپ کو روحانی طور پر اس قسم کا خوبصورت انسان بنا دے کہ شیطان کی آنکھ آپ پر ٹھہر نہ سکے اور وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ آمین ؂

آج یومِ مصلح موعود ہے

آج یومِ مصلح موعود ہے — مصلح موعود جو محمود ہے
فتحِ اسلام اور غلبہ کا نشاں — فضلِ حق ہے شاہدِ مشہود ہے
کر رہا ہے ثابت اسکی زندگی — پیشگوئی سے وہی مقصود ہے
پیشگوئی میں وضاحت ہے صریح — رُوح الحق ہے جو یہی مولود ہے
مظہر الحق والعلاء اس کا وجود — مظہرِ شانِ "انا الموجود" ہے
"ربوہ" اس کا کارنامہ ہے عظیم — یہ نشانِ رحمتِ ودود ہے
ذریت جس میں مسیحا کی مقیم — اور امامِ وقت بھی موجود ہے

اے خدا چشمِ کرم تنویر پر
وہ ترا بندہ ہے تو معبود ہے

اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مِثْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رؤیا دربارہ المصلح الموعود

ذیل میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ رؤیا درج کیا جاتا ہے جو آپ نے ۵، ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی کوٹھی واقعہ ٹمپل روڈ لاہور میں دیکھی تھی۔

ہدیۂ احباب کرتے ہوئے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں جو اسلام و احمدیت کی اشاعت کے سلسلہ میں ہم پر عائد ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے خلفاء کے ساتھ ساتھ قربانیوں کے میدان میں تیز قدم اٹھانے اور اخلاص و فدائیت کے میدان میں جلد جلد بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی آنکھوں سے وہ دن دیکھنا نصیب کرے جبکہ اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے اور کفر و شیطنت اور نفاق و مداہنت کی صف ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے لپیٹ دی جائے۔

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے۔ وہاں کچھ عمارتیں ہیں۔ نہ معلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنچز ہیں۔ بہرحال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی کچھ عمارتیں ہیں وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق مَیں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یُونہی مجھے ان سے تعلق ہے مَیں ان کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے یُوں معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس مَیں ہوں برسرِ پیکار ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مَیں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے اور وہ حملہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اَور فوج تھی اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہرحال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دبنا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے جس میں مَیں تھا۔ تب مَیں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیئے۔ اس وقت مَیں رؤیا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اَور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں اور جب مَیں نے دوڑنا شروع کیا تو رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے مَیں

انسانی مقدرت سے زیادہ

تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے کہ میلوں میل ایک آن میں طے کرتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور میرے پیچھے ہی

جرمن فوج کے سپاہی

میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آ رہے ہیں مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ مجھے رؤیا میں یوں معلوم ہوا کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر مَیں چلتا چلا جاتا ہوں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ یہانتک کہ مَیں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا جو دامنِ کوہ کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے رؤیا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اِس اِس طرح دوڑے گا اور پھر فلاں جگہ جائے گا۔ چنانچہ رؤیا میں جہاں مَیں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اِس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص رستہ ہے جسے مَیں اختیار کروں گا اور اس رستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے

دُنیا میں بہت اہم تغیّرات

ہوں گے اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب مَیں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگ ڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ مَیں اُن پگ ڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس کس راستہ پر جانا چاہیئے۔ اور مَیں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ مَیں نے کس راستہ سے جانا ہے اور میرا کس راستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ ایسا نہ ہو مَیں غلطی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اس وقت مَیں اُس سڑک کی طرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت مَیں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اَور ساتھی ہے اور وہ مجھے آواز دے کر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں دوسری سڑک پر جائیں۔ اور مَیں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دُور ہٹ کر ہے واپس لوٹتا ہوں۔ وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے اور جس سڑک کو مَیں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی۔ پس چونکہ مَیں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بُلا رہا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی اِس لئے مَیں لوٹ کر اُس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت مَیں پیچھے کی طرف واپس ہٹا ایسا معلوم ہوا کہ مَیں

کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں

ہوں اور اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پگ ڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ اُس طرف نہیں اِس طرف۔ مگر مَیں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں اور درمیانی پگ ڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ جب مَیں تھوڑی دُور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کئے گئے تھے اور مَیں کہتا ہوں مَیں اسی راستہ پر آ گیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں بیان فرمایا تھا۔ اس وقت رؤیا میں مَیں اس کی کچھ توجیہہ بھی کرتا ہوں کہ مَیں درمیانی پگ ڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھُلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بایاں راستہ جو رؤیا میں دکھایا گیا ہے اس میں بائیں رستہ سے مراد خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں اور دائیں رستہ سے

مراد خالص دینی طریق دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

ہماری جماعت کی ترقی

درمیانی راستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہوں گی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآنِ شریف نے امّتِ محمدیہ کو امۃً وسطاً قرار دیا ہے۔ اس وسطی راستہ پر چلنے کے یہی معنے ہیں کہ یہ اُمّت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگ ڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گو درست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں۔ غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہؤا اور مجھے یوں معلوم ہؤا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ اتنی دُور کہ نہ اس کے قدموں کی آہٹ سُنائی دیتی ہے اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ اُس وقت میں کہتا ہوں کہ اِس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس رستہ کے بعد پانی آئے گا اور اُس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اُس وقت میں رستے پر چلتا تو چلا جاتا ہوں مگر ساتھ ہی کہتا ہوں

وہ پانی کہاں ہے؟

جب میں نے یہ کہا وہ پانی کہاں ہے تو یک دم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے۔ میں نے اُس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے بئے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اُوپر سے گول ہیں جیسے اژدہا کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اور رنگ ایسا ہے جیسے بئے کے گھونسلے۔ سے سفیدی، زردی اور خاکی رنگ ملا ہؤا۔ وہ پانی پر تیر رہی ہیں اور ان کے اُوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو اُن کو چلا رہے ہیں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں یہ

بُت پرست قوم

ہے۔ اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں اُن کے بُت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بُتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بُتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لیجا رہے ہیں۔ جب مجھے اَور کوئی چیز پار لے جانے کے لئے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بُت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سُنا کہ بُتوں کے پجاری زور زور سے

مشرکانہ عقائد کا اظہار

منتروں اور گیتوں کے ذریعہ سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اِس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی اور شرک کی بُرائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یُوں معلوم ہؤا کہ میری زبان

اُردو نہیں بلکہ عربی

ہے۔ چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ رؤیا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گو ان کی زبان کوئی اَور ہے مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بُت اس پانی میں غرق کئے جائیں گے اور خدائے واحد کی حکومت دُنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر ہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہؤا کہ اس کشتی نما بُت والا جس پر میں سوار ہوں یا اُس کے ساتھ کے بُت والا بُت پرستی کو چھوڑ کر

میری باتوں پر ایمان

لے آیا ہے اور موحّد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اثر بڑھنا شروع ہؤا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے بعد پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا۔ مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دوسری طرف پہنچ گئے تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ ان بُتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا پانی میں غرق کر دیا جائے۔ اس پر جو لوگ موحّد ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موحّد تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے

بُتوں کو جھیل میں غرق

کر دیتے ہیں اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرنے والے مادے کے بنے ہوئے تھے یہ اس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پُجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی۔ اِس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں ان کو عربی زبان میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالت میں تغیّر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اَب میں نہیں بول رہا بلکہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر

میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں جیسے خطبہ الہامیہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہؤا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتا ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا۔ غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا یا پہلے ایمان لانے والوں میں سے با اثر اور مفید وجود تھا۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے۔ اور میں نے اس کا اسلامی نام

عبدالشکور

رکھا ہے۔ میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئیوں میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا۔ اِس لئے اے عبدالشکور تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں تیرا فرض ہوگا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے۔ اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو

اسلام کی تعلیم

پر عامل بنائے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا اور دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے ان کو تُو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں

اسلام کی تعلیم کے اہم امور

کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ

اللہ ایک ہے اور محمدؐ اس کا بندہ اور اس کے رسول ہیں اور میں پڑھتا ہوں اور اس کے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں۔ انا محمدٌ عبدہٗ ورسولہ۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں انا المسیح الموعود۔ اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہٗ اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ

میں مسیح موعود ہوں

اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مثیلہٗ میں اس کا نظیر ہوں وخلیفتہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا۔ اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں

میں وہ ہوں

جس کے ظہور کے لئے انیس ۱۹ سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب میں کہتا ہوں "میں وہ ہوں جس کے لئے انیس ۱۹ سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں"۔ تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں اور جو سایات تو ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں "ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس ۱۹ سو سال سے آپکا انتظار کر رہی تھیں"۔ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ رؤیا میں جو

ایک سابق پیشگوئی

کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی اس میں یہ بھی خبر تھی کہ جب وہ موعود بھاگے گا۔ تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچے گا جہاں ایک جھیل ہوگی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائے گا۔ تو وہاں ایک قوم ہوگی۔ جس کو وہ تبلیغ کریگا اور وہ اس کی تبلیغ سے متأثر ہو کر مسلمان ہو جائیگی۔ تب وہ دشمن جس سے وہ موعود بھاگے گا اس قوم سے مطالبہ کرے گا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وہ قوم انکار کر دے گی اور کہے گی کہ ہم لڑ کر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کرینگے چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں یہ تو بہت تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا۔ بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز انکو تمہارے حوالے کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو

وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی

اس کے بعد پھر ان کو ہدایتیں دیکر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دے کر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے کسی اور مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں جب میں واپس آؤں گا تو اسے عبدالشکور میں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے۔ موحد ہو چکی ہے اور اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو چکی ہے۔ یہ وہ رؤیا ہے جو میں نے جنوری ۱۹۴۴ء (مطابق صلح ۱۳۲۳ھش) میں دیکھی اور جو غالباً پانچ اور چھ کی درمیانی شب بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات میں ظاہر کی گئی۔

بقیہ صفحہ (۲)

خدائے بزرگ و برتر کے الہام اور اس کے کلام کا مکمل متن

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

کے الہامی الفاظ

اور وہ وقت آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم بھی پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۵۸-۶۲)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے

ایک ماہ میں

دو ماہ کا چندہ ادا کرنا نہیں پڑے گا

(ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

قائدہ **یسرنا القرآن** اس مشہور و معروف و مقبول خاص و عام قاعدہ کیلئے ہر شہر اور قصبہ میں ڈیلروں کی ضرورت ہے۔ معقول کمیشن ہے۔ منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ
مصنفہ:- صاحبزادہ پیر منظور احمد صاحب

چندہ امداد برائے اعزہ و اقارب درویشاں

ماہ صلح میں چندہ امداد برائے اعزہ و اقارب درویشاں بھجوانے والے بہن بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور ہر رنگ میں انکا حافظ و ناصر رہے۔ آمین (ناظر خدمت درویشاں)

۱- مکرم چوہدری محمد شجاعت علی صاحب ربوہ	۱/-
۲- مکرمہ نصیرہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۵/-
۳- مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب رنگ شاہ ساہیوال	۲۵/-
۴- مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ	۲۰/-
۵- مکرم عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم	۲۰/-
۶- مکرم منظور الحسن صاحب لائل پور	۵/-
۷- مکرم چوہدری محمد شجاعت علی صاحب ربوہ	۱/-
۸- مکرم سردار بشیر احمد صاحب لاہور	۵/-
۹- مکرم سردار رفیق احمد صاحب ربوہ	۵/-
۱۰- مکرم خلیل احمد صاحب STE ریلوے گجرات	۱۰/-
۱۱- مکرم لیفٹننٹ احمد مسعود صاحب ابن قاضی محمود احمد صاحب شہید	۵۰/-
۱۲- مکرم ظفر محمود صاحب بذریعہ صوفی محمد ابراہیم صاحب	۱۵۰/-
۱۳- مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب چک ۲۲ ج ب لائلپور	۱۰/-
۱۴- مکرم چوہدری محمد شجاعت علی صاحب ربوہ	۱/-
۱۵- مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب ربوہ	۲/-
۱۶- مکرم عبدالکریم صاحب شرما ربوہ	۱۰/-
۱۷- مکرم محمد سرور صاحب آف فجی	۵/-
۱۸- مکرم خواجہ محمد شریف صاحب ربوہ	۱۰/-
۱۹- مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر ربوہ	۵/-
۲۰- مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ	۲۰/-
۲۱- سیکرٹری صاحب مال کوئٹہ	۸۲/-
۲۲- مکرم نواب دین صاحب پیر کوٹ ثانی گوجرانوالہ	۲۰/-
۲۳- مکرم محمد لطیف مہدی صاحب سرائے نورنگ	۱۸/-
۲۴- مکرم محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳۰/-
۲۵- وکالت مال ثانی ربوہ	۵۰/-
۲۶- سیکرٹری صاحب مالی سرگودھا	۱۳۰/-
۲۷- مکرم بشیر احمد صاحب چک ۱۶۷/۷-ج بہاولنگر	۱۹/۷۰
۲۸- مکرم محمد اکبر صاحب، صدر جماعت احمدیہ گوبیگی	۱۹/۲۵
۲۹- مکرمہ دولت بی بی صاحبہ ربوہ	۲۰/-
۳۰- مکرم عبدالرحمان صاحب کراچی	۶۸/۹۰
۳۱- مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب کھوڑ	۱۵/-
۳۲- لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۱۶/-
۳۳- مکرم محمد عاشق صاحب ساہیوال	۱۰/-
۳۴- مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۲۰/-
۳۵- مکرمہ خورشید اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب ربوہ	۱۰/-
۳۶- مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۱۱۹/۶۳
۳۷- مکرم عبدالستار صاحب سمن آباد لاہور	۵۷/-
۳۸- مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب کراچی	۸۰/-
۳۹- مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح بنوں	۳۰/-
۴۰- مکرم رشید الدین صاحب انور چونیاں لاہور	۲/-
۴۱- مکرم عبدالرؤف خاں صاحب لاہور چھاؤنی	۵/-
۴۲- مکرم مولوی ابوالمبارک صاحب پسرور	۵/-
۴۳- مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۲/-
۴۴- مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب چنیوٹ	۵/-
۴۵- مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۱/-
۴۶- مکرم مولوی فخر الدین صاحب	۵/-

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی
پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (منیجر)

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دوکان جہاں سے
آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ اسپیشل
فرشی دریاں، کھیس، تولیے جائے نماز، تھوک
و پرچون مل سکتے ہیں۔
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

مرغی خانہ
کھولنے کیلئے
متواتر انڈے دینے والی
بہترین وائٹ لیگھارن نسل
کے یک روزہ چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں ریٹ یک روزہ چوزے ۱۵۰ فی سینکڑہ
تین ہفتہ کی پٹھیاں ۴۳۰/- روپے
تین ہفتہ کے مرغ ۸۰/- (منیجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جسمیں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں
اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے
جوابات دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے
اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر
مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ (منیجر)
صرف ۴ روپے

اعلان نکاح
مورخہ ۲/۱۳ بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار
کے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری محمود احمد صاحب
ولد چوہدری عظمت اللہ خاں صاحب مولوی (مرحوم)
سکنہ منصور آباد لائلپور کا نکاح عزیزہ جمیلہ
اختر بنت مکرم چوہدری محفوظ احمد صاحب کاف
چک ۱۲۷ ب ب بھلوپور ضلع لائلپور کے ساتھ
مبلغ پانصد روپے مہر پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب
نے پڑھا۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں
اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث برکتہائے
آمین۔ ڈاکٹر منیر اختر ولد چوہدری عظمت اللہ صاحب

زرعی اراضی برائے فروخت
ربوہ کے مضافات میں ربوہ سے
تقریباً ۲½ میل کے فاصلہ پر ۳۰ ایکڑ زرعی
اراضی برائے فروخت ہے۔ خواہشمند
حضرات بذریعہ خط یا بالمشافہ گفتگو
دار القادر فیکٹری ایریا
ربوہ سے کریں۔

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہومیو الاجانوروں کا ہلک اپھارہ اکسیر اپھارہ
کے ایک ہی پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ مشکل میں غائب ہو جاتا ہے۔
قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فی صدی کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچہ ڈاک
(۱/۱۰) بذمہ کمپنی۔ اصلی دوا کے ہر پیکٹ پر "غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر
دینے کی رعایت" کے الفاظ چھپے ہوئے ملاحظہ فرمائیں۔
کیور ٹو ہیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

تبخیر معدہ پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور

تبخیرِ معدہ، پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۴
گول کچہری بازار۔ لائلپور

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے پنجسالہ پروگرام کے مطابق

جو احباب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجا لا چکے ہیں ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی خدمت کو قبول فرما کر اجرِ عظیم سے نوازے۔ احباب اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کے لئے فارم دفتر وقفِ عارضی سے طلب فرما سکتے ہیں:۔

(قسط نمبر ۲)

۷۱۵۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب۔ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۷۱۶۔ " جمال الدین صاحب " " " "
۷۱۷۔ " محمد بخش صاحب جل بھٹیاں ضلع جھنگ
۷۱۸۔ " غلام محمد صاحب " " " "
۷۱۹۔ " محمد اکرم صاحب باجوہ کراچی ۲
۷۲۰۔ " نذیر احمد صاحب " "
۷۲۱۔ " غلام حسین صاحب حویلیاں ضلع ہزارہ
۷۲۲۔ " نثار احمد صاحب فاروقی پشاور
۷۲۳۔ " میجر سعید احمد صاحب لاہور
۷۲۴۔ " چوہدری محمد شریف صاحب ملہی نواں پنڈ ضلع سیالکوٹ
۷۲۵۔ " غلام محمد صاحب چک ۶۹ R-B ضلع لائل پور
۷۲۶۔ " ماسٹر رحمت اللہ صاحب " "
۷۲۷۔ " عبدالوہاب صاحب چک ۸۹ ج ب رتن " "
۷۲۸۔ " کریم بخش صاحب ڈار کوئٹہ
۷۲۹۔ " بریگیڈیر غلام احمد صاحب لاہور
۷۳۰۔ " سردار محمد صاحب کراچی ۲۹
۷۳۱۔ " چوہدری سلطان احمد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا
۷۳۲۔ " ایم محمد علی خان صاحب لاہور
۷۳۳۔ " نصیر احمد صاحب ر کوئٹہ
۷۳۴۔ " ولی محمد صاحب کلسیاں ضلع گوجرانوالہ
۷۳۵۔ " شیر محمد صاحب دھارووال چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ
۷۳۶۔ " محمد اسمٰعیل صاحب " " " "
۷۳۷۔ " ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب عارف ربوہ
۷۳۸۔ " عبدالستار خاں صاحب سمن آباد۔ لاہور
۷۳۹۔ " اعجاز احمد صاحب رحمٰن پورہ۔ لاہور
۷۴۰۔ " عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔
۷۴۱۔ " سردار محمد کلسیاں ضلع گوجرانوالہ
۷۴۲۔ " غلام حضور صاحب چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائل پور
۷۴۳۔ " مظفر احمد صاحب طاہر لیہ ضلع مظفر گڑھ
۷۴۴۔ " میاں نصیر احمد صاحب چک ۱۳۷ ۹-۷ ساہیوال
۷۴۵۔ " حکیم علی احمد صاحب معلم بیدادپور ضلع شیخوپورہ
۷۴۶۔ " محمد سرور صاحب شیخوپورہ شہر
۷۴۷۔ " خادم حسین صاحب کبیروالہ ضلع ملتان
۷۴۸۔ " محمد رمضان صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۷۴۹۔ " حیات صاحب ولد رحمت خاں صاحب " " "
۷۵۰۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبدالعزیز صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۷۵۱۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالعزیز صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۷۵۲۔ مکرم ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا
۷۵۳۔ " شیخ محمد صدیق صاحب آڑھتی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۷۵۴۔ " مولوی فتح محمد صاحب چک ۶۹ ر ب ضلع لائل پور
۷۵۵۔ " میاں گل محمد صاحب سیدوالا ضلع شیخوپورہ
۷۵۶۔ " محمد رشید صاحب حیدرآباد سندھ
۷۵۷۔ " ناصر احمد صاحب رحمان فلور ملز کراچی
۷۵۸۔ " چوہدری نبی بخش صاحب چک ۷۶ ر ب ضلع لائل پور
۷۵۹۔ " منظور احمد صاحب بھٹی چک ۹۶ ر ب " "
۷۶۰۔ " چوہدری محمد شفیع صاحب بھیکی آنہ " "
۷۶۱۔ " مستری فضل دین صاحب چک ۱۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ
۷۶۲۔ " چوہدری محمد دین صاحب چک ۷۹ " "
۷۶۳۔ " سلطان بخش صاحب کلر کہار ضلع جہلم
۷۶۴۔ " عبدالواحد صاحب ورک راولپنڈی
۷۶۵۔ " عبدالستار صاحب بشیرآباد ضلع حیدرآباد سندھ
۷۶۶۔ " مرزا اقبال احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت پشاور ڈویژن
۷۶۷۔ " محمد نصیب احمد صاحب کمرشل کالج راولپنڈی
۷۶۸۔ " چوہدری آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی ۵
۷۶۹۔ " عبدالکریم صاحب ناظم آباد کراچی ۱۸
۷۷۰۔ " مرزا فیض محمد صاحب نارووال

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت
احمدی کا فرض ہے کہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

تریاقِ سلیمانی
ہیضہ، تبخیر معدہ، بدہضمی، اسہال اور قے کا
فوری علاج
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ریلوے انکوائری آفس لاہور
بواسیر کی عظیم دوا پائلز کیور کے متعلق
لکھتے ہیں: "میں خونی بواسیر کا مریض تھا۔ یونانی اور ایلوپیتھک علاج کرایا مگر ان سے بالکل افاقہ نہ ہوا آپ سے PILES CURE کا کورس لیا اور صرف تین کیپسول سے ہی آرام آگیا اب تقریباً ڈیڑھ سال ہونے کو آیا ہے مگر دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔" ملتی جلتی دواؤں سے بچنے کے لئے بواسیر کی اس عظیم دوا پائلز کیور کا نام یاد رکھیں۔ مکمل کورس -/۱۰ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ روپے۔
پیشکردہ: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور • ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

نیو پائلز کورس
بواسیر خونی و بادی کا مکمل علاج فی کورس -/۸
مکمل فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

شفائے اُپھارہ
جانوروں کا اُپھارہ ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
۷۵/- درجن -/۶- دو درجن پر رعایت

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہمدردِ نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

مومن چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں ہوتا

وہ امام بننے کی دعا کرتا ہے مگر متقیوں کا امام، غیر متقیوں کا نہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی آیت وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں اس دعا کو بھی نظر انداز کر دیا اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت سے غافل ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کر کے تمام حکومتیں انکے قبضہ سے نکل گئیں اور اغیار نے اُن کے ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ اگر مسلمان اپنے دورِ حکومت میں اُن بلند اخلاق کے حامل رہتے جن کا اِس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے اور وہ رات اور دن اللہ تعالیٰ سے یہ دعائیں کرتے رہتے کہ خدایا ہمیں ایسی اولاد عطا فرما جو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو۔ اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہوتے تو وہ نالائق بادشاہ امتِ محمدیہ میں کیوں پیدا ہوتے جنہوں نے تخت و تاج کو اپنی عیاشیوں کی نذر کر دیا۔ اور وہ حکومتیں جو اُن کے آباؤ اجداد نے بڑی بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کی تھیں اُن کو اپنی بدکرداریوں سے ضائع کر دیا۔ یہ تنزل مسلمانوں پر اسلئے آیا کہ وہ عباد الرحمٰن کے فرائض بھولتے چلے گئے اور جب انہوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا تو خدا بھی انہیں بھول گیا اور اس نے انہیں تاج و تخت سے محروم کر دیا۔ بیشک یہ جو کچھ ہوا نہایت افسوسناک ہے لیکن اگر آئندہ کے لئے ہی مسلمان عبرت حاصل کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ان کی زندگی میں بھی اور اُن کی موت کے بعد بھی ان کی نسلوں کو نیکی پر قائم رکھے اور ہمیشہ اُن کا وجود اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنے تو اب بھی وہ اپنی کھوئی ہوئی متاع کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پس انہیں اپنی ہمتوں کو بلند کرنا چاہیئے اور مایوسی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ مومن چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ لیڈر اور امام بننے کی دعا کرتا ہے مگر کن کا امام؟ متقیوں کا امام غیر متقیوں کا نہیں۔ ممکن ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہر شخص کس طرح لیڈر اور امام بن سکتا ہے۔ سو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مرد کوشش کرے کہ میری بیوی دین سے واقف ہو۔ نماز روزہ کی پابند ہو۔ دینی کاموں میں حصہ لینے والی ہو۔ بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو مرد امام ہوگا اور بیوی ماموم۔ اسی طرح اگر ماں اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرے تو وہ امام ہوگی اور اولاد ماموم۔ اور اولاد کے نیک کام بھی اس کی طرف منسوب کئے جائیں گے۔ عورت قبر میں سو رہی ہوگی مگر جب اس کے بچے صبح کی نماز پڑھیں گے تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے صبح کی نماز پڑھی۔ اسی طرح اگر اس نے اپنی اولاد کو تہجد کی عادت ڈالی ہوگی تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس نے تہجد کی نماز پڑھی۔ یہی حال مردوں کا ہے وہ بھی جتنے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنیں گے اُن سب کے نیک اعمال کے ثواب میں وہ بھی شریک ہوں گے۔ اس طرح وہ امام ہوں گے اور دوسرے لوگ ماموم۔"

(تفسیر کبیر سورہ الفرقان صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴)

اعلانِ تعطیل

۲۰ فروری ۱۹۷۰ء کو یومِ مصلح موعود کے سلسلہ میں دفتر الفضل میں حسب سابق تعطیل ہوگی اس لئے ۲۱ فروری کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اُس قربانی کی وجہ سے جو انسان اللہ تعالیٰ کے حضور ایک علامت کے طور پر پیش کرتا ہے ان روحانی قوتوں اور ان کے عظیم الشان ثمرات کی وجہ سے اسلام کے غیر متناہی غلبہ کا دن ہے، ان روحانی قوتوں کو بروئے کار لا کر قربانی کی اعلیٰ مثال پیش کرنا ہمارے لئے ازبس ضروری ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ وہ ان روحانی قوتوں سے کام لے کر اور قربانی کی نہایت اعلیٰ مثال قائم کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرے۔ اس نے جماعتِ احمدیہ سے بے انتہا ترقیات کے وعدے کئے ہیں یہ وعدے جبھی پورے ہوں گے کہ ہم ان مطالبوں کو پورا کریں جو اس ضمن میں ہم سے کئے گئے ہیں۔ خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کے اندر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبتِ ذاتی پیدا ہو تاکہ لامتناہی معارف کا حصول ہمارے لئے ممکن ہو اور ہم غیر محدود جزاء اور غیر محدود لذاتِ روحانیہ کے وارث ٹھہریں۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں ہزاروں حاضر احباب شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد احباب اپنے گھروں کو واپس لوٹے اور حسبِ توفیق قربانیاں کیں۔

درخواستِ دعا

۱۔ ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا چھوٹا فرزند عزیز طاہر احمد سلمہٗ گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۔ عزیزہ رشیدہ صاحبہ اہلیہ برادرم حکیم ظفر احمد صاحب سنوری آف کوئٹہ کی آنکھوں میں یکدم تکلیف ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کرانے کا مشورہ دیا ہے۔ آپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ کامیاب آپریشن ہونے اور صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

تقرر اراکین ادارۃ المصنفین ربوہ برائے سال ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۹۷۰ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو ادارۃ المصنفین کا رکن مقرر فرمایا ہے:-

۱۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور — صدر
۲۔ " چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ
۳۔ " قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۴۔ " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید ربوہ
۵۔ " مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ
۶۔ " ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ
۷۔ " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۸۔ " مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے
۹۔ ابو المنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

(مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ)

جلسہ یومِ مصلح موعود

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام اہلِ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ بروقت جلسہ میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵